بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم شنبہ — قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ — ۳۰ اماں ۱۳۴۲ ہش — ۳ ذیعقدہ ۱۳۸۲ھ — ۳۰ مارچ ۱۹۶۳ء — نمبر ۷۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۹ مارچ بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کچھ بے چینی کی تکلیف رہی۔ اور دانت میں درد کی تکلیف بھی رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

قرآن مجید کی ایک اعلیٰ تعلیم

اناج کو فروخت سے روکنا منع ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ "جیسا قرآن شریف کی رو سے یہ منع ہے کہ کسی قوم سے سود لو خواہ وہ مسلمان ہیں یا ہندو یا عیسائی ایسا ہی قرآن شریف نے اس بات سے بھی منع کیا ہے کہ اناج کو اپنے طمع اور غرض نفسانی سے لوگوں سے روک رکھیں اور اس کے فروخت کے لئے کسی قحط کے منتظر رہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ نجس اور خبیث لوگوں کا کام ہے۔" (چشمۂ معرفت ص۳۴۲)

احباب جماعت بالخصوص غلہ کے تاجر اور زمیندار صاحبان قرآن مجید کی اس تعلیم کو بھی مدنظر رکھیں

خاکسار:۔ ابوالعطاء جالندھری

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ اس لئے قائم کیا ہے کہ خیر القرون کا زمانہ پھر آجاوے

جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اتار دیں اور اپنی ساری توجہ خدا کی طرف کریں

"جب خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اس کی تائید میں صدہا نشان اس نے ظاہر کئے ہیں اس سے اس کی غرض یہ ہے کہ یہ جماعت صحابہؓ کی جماعت ہو اور پھر خیر القرون کا زمانہ آجاوے جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں چونکہ وہ آخرین منھم میں داخل ہوتے ہیں اس لئے وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اتار دیں اور اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف کریں اور فیج اعوج (ٹیڑھی فوج) کے دشمن ہوں۔ اسلام پر تین زمانے گزرے ہیں۔ ایک قرون ثلاثہ اس کے بعد فیج اعوج کا زمانہ جس کی بابت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ لَیْسُوْا مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْھُمْ یعنی نہ وہ مجھ سے ہیں اور نہ میں ان سے ہوں۔ اور تیسرا زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ سے ملحق ہے بلکہ حقیقت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ . . . . . ہم کو اس بات کا اعتراف ہے کہ کوئی زمانہ ایسا نہیں گزرا کہ اسلام کی برکات کا نمونہ موجود نہ ہو۔ مگر وہ ابدال اور اولیاء اللہ جو اس درمیانی زمانہ میں گزرے ان کی تعداد اس قدر قلیل تھی کہ ان کروڑوں انسانوں کے مقابلہ میں جو صراط مستقیم سے بھٹک کر اسلام سے دور جا پڑے تھے کچھ بھی چیز نہ تھے۔ اس لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نبوت کی آنکھ سے اس زمانہ کو دیکھا اور اس کا نام فیج اعوج رکھ دیا۔ مگر اب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ایک اور گروہ کثیر کو پیدا کرے جو صحابہؓ کا گروہ کہلائے مگر چونکہ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت یہی ہے کہ اس کے قائم کردہ سلسلہ میں تدریجی ترقی ہوا کرتی ہے اس لئے ہماری جماعت کی ترقی بھی تدریجی اور کَزَرْعٍ (کھیتی کی طرح) ہوگی اور وہ مقاصد اور مطالب اس بیج کی طرح ہیں جو زمین میں بویا جاتا ہے۔ وہ مراتب اور مقاصد عالیہ جن پر اللہ تعالیٰ اس کو پہنچانا چاہتا ہے ابھی بہت دور ہیں۔ وہ حاصل نہیں ہو سکتے ہیں جب تک وہ خصوصیت پیدا نہ ہو جو اس سلسلہ کے قیام سے خدا کا منشاء ہے۔ توحید کے اقرار میں بھی خاص رنگ ہو۔ تبتل الی اللہ ایک خاص رنگ کا ہو۔ ذکر الٰہی میں خاص رنگ ہو۔ حقوق اخوان میں خاص رنگ ہو۔" (الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۲ء)

اپنے اندر خدمت دین کا ایسا جوش اور ایسی قوت عمل پیدا کرو

جس سے ظاہر ہو سکے کہ تم ایک زندہ قوم کے افراد ہو

خدام الاحمدیہ سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا پُر اثر خطاب

ربوہ — محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے اندر خدمت دین کا ایسا جوش اور ایسی قوت عمل پیدا کریں کہ جس سے ظاہر ہو سکے کہ وہ ایک زندہ قوم کے افراد ہیں۔ آپ نے خدام کو یہ تلقین مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۶۳ء کو رنگسکے آل ربوہ ٹورنامنٹ کے اختتام پر کامیاب کھلاڑیوں اور ٹیموں میں انعامات تقسیم فرمانے کے بعد فرمائی۔

اس ٹورنامنٹ میں جو مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت شرقی کے زیر اہتمام ۲۵ مارچ سے ۲۷ مارچ تک منعقد ہوا ربوہ کے مختلف محلہ جات کی متعدد ٹیموں نے حصہ لیا۔ آخری روز سنگل اور ڈبل کے فائنل مقابلہ جات ہوئے جو دیکھنے سے تعلق رکھتے تھے مورخہ ۲۷ مارچ کو ۵ بجے شام فائنل مقابلوں کے اختتام پر تقسیم انعامات کی تقریب کا آغاز

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ مارچ ۶۳ء

موجودہ عیسائیت کا تصوّرِ نجات نہایت غیر معقول ہے

(۲)

"دنیا کا منجی" میں پادری برکت اللہ آگے لکھتے ہیں:۔

"انجیل مقدس میں صاف صاف لکھا ہے کہ نبی پاک اور مقدس ہیں۔
لوقا ۱ باب ۷۰۔ آیت میں لکھا ہے "پاک نبیوں"
اعمال ۳ باب ۲۱۔ آیت میں لکھا ہے "پاک نبیوں"
۲ پطرس ۳ باب ۲۔ آیت میں لکھا ہے "پاک نبیوں"
افسیوں ۳ باب ۵۔ آیت میں لکھا ہے "مقدس رسولوں اور نبیوں"۔

خداوند یسوع مسیح نے فرمایا کہ ابراہام اور اضحاق اور یعقوب اور سب نبی زندہ ہیں کیونکہ:۔

"خدا مُردوں کا خدا نہیں بلکہ زندوں کا ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک سب زندہ ہیں"۔ لوقا ۲۰: ۳۷-۳۸

اگرچہ انبیاء پاک اور زندہ ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ:۔

"خداوند خدا فرماتا ہے مجھے اپنی حیات کی قسم وہ نہ بیٹے کو بچا سکیں گے نہ بیٹی کو بلکہ اپنی صداقت سے فقط اپنی ہی جان بچائیں گے"۔

حزقی ایل ۱۴: ۲۰

چونکہ انبیاء کی پاکیزگی اور صداقت انکی اپنی ذات تک محدود تھی اس لئے انبیاء کا پاک اور مقدس ہونا ان کے نجات دہندہ ہونے کی ہرگز دلیل نہیں ہے کیونکہ انبیاء اور رسول بھی آدم کی نسل تھے اور ان کی انسانیت بھی آدم کی ذات میں اس وقت پوشیدہ تھی جبکہ آدمؑ نے نافرمانی کر کے ممنوعہ پھل کھایا تھا۔ لہٰذا آدم کی نسل ہونے کے سبب سے کوئی بشر موروثی اور فطرتی بے خطا اور معصوم نہیں ہے"۔

(دنیا کا منجی صفحہ ۱۰)

جیسا کہ ہم نے گذشتہ اداریہ میں واضح کیا ہے گناہ انسان کے ساتھ ہرگز پیدائشی طور پر نہیں لگا ہوا بلکہ قرآن اور بائیبل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جب حضرت آدم پیدا ہوئے تھے وہ گناہ سے پاک تھے بعد میں شیطان کے ورغلانے سے انہوں نے خدا تعالےٰ کی نافرمانی کی اس سے واضح ہے کہ گناہ عارضی تھا نہ کہ پیدائشی۔ جو اللہ تعالےٰ نے آپ کے استغفار پر معاف کر دیا تھا اور آپ معافی کے بعد پھر ایسے ہی پاک ہو گئے جیسا کہ پہلے تھے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ چونکہ بعد میں آنے والے تمام انبیاء علیہم السلام آدم کی اولاد ہیں اس لئے وہ پیدائشی طور پر گناہگار ہیں سخت بدباطنی ہے خود پادری صاحب نے ان کے نیک ہونے پر انجیل کی اور یسوع مسیح کی شہادت دی ہے۔

ظاہر ہے کہ جب انجیل اور یسوع مسیح کی شہادت کے مطابق تمام انبیاء علیہم السلام پاک ہیں تو محض ایک خیالی بات سے ان کو موروثی گنہگار ٹھہرانا پرلے درجہ کی زبردستی ہے۔ یسوع مسیح تو کہتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ مردوں کا خدا نہیں لیکن پادری برکت اللہ کہتے ہیں یسوع مسیح نعوذ باللہ جھوٹ کہتے ہیں وہ تو پیدائشی گناہ کی وجہ سے بے خطا ہی نہیں۔

حزقی ایل نبی کا یہ قول کہ

خداوند خدا فرماتا ہے مجھے اپنی حیات کی قسم وہ نہ بیٹے کو بچا سکیں گے نہ بیٹی کو بلکہ اپنی صداقت سے فقط اپنی ہی جان بچائیں گے۔

اس کے معنی یہی ہیں کہ "لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ" یعنی ہر انسان خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو اور خواہ یسوع مسیح ہی کیوں نہ ہو صرف اپنی ہی جان بچا سکتا ہے دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا یہی وجہ ہے کہ صلیب پر یسوع مسیح نے پکارا تھا کہ

ایلی ایلی لما سبقتنی

یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے۔ اس وقت یسوع مسیح کو بھی صرف اپنی جان ہی کی فکر تھی دنیا کے گناہوں کی نجات کا آپ کو خیال تک نہ تھا۔

پادری صاحب آگے انبیاء علیہم السلام کے استغفار کے متعلق قرآن مجید سے حوالے پیش کرتے ہیں۔ یہاں ان آیات کی صحیح توجیہہ کی ضرورت نہیں ہم نے یسوع مسیح کا قول جو آپ نے صلیب کے ابتلاء کے متعلق کہا تھا اوپر نقل کیا ہے۔ اس سے پہلے اناجیل سے ثابت ہے کہ یسوع مسیح ساری رات دعا مانگتے رہے تھے کہ یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ آپ کی دعا قبول ہو گئی تھی اور صلیب پر موت کا پیالہ آپ سے ٹل گیا تھا کیونکہ یہ لعنت کی موت تھی۔

اس کے بعد پادری صاحب لکھتے ہیں:۔

"چنانچہ گناہوں کے اقرار اور سچی توبہ اور ایمان کی پختگی کے وسیلہ سے ہی خدا نے ان کو معاف اور پاک کیا تھا۔ اور ان کو نبوت اور رسالت الہام اور مکاشفہ کا بلند مقام بخشا تھا اسی طرح ہم بھی "اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے۔ اگر کہیں کہ ہم نے گناہ نہیں کیا تو اُسے جھوٹا ٹھہراتے ہیں"۔ (یوحنا ۱: ۹-۱۰)

نبیوں کو ان کی نبوت اور پاکیزگی مبارک ہو۔ رسولوں کو ان کی رسالت اور پاکیزگی مبارک ہو۔

لیکن یاد رہے کہ اللہ کے سوا گناہوں کو کون معاف کر سکتا ہے؟ (عمران ۱۳۵۔ آیت)

"خدا کے سوا گناہ کون معاف کر سکتا ہے؟" (مرقس ۲: ۷)

(دنیا کا منجی صفحہ ۹)

کتنی صحیح تعلیم ہے واقعی اللہ تعالےٰ ہی گناہ بخش سکتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ عیسائیوں نے ایک عاجز بندے کو جو صلیب کی موت سے اپنے آپ کو بھی نہ بچا سکا دنیا کا منجی بنا رکھا ہے۔

بلا تبصرہ

بدعت کے بعد شرک

غلافِ کعبہ کے جو جلوس ان دنوں پاکستان میں نکالے جا رہے ہیں اور بعض افراد اور جماعتوں نے لاہور و کراچی میں تیار کئے گئے ریشمی غلاف کے ٹکڑے لے کر گاڑیوں میں سجائے، بعض نے اپنے مکانات پر رکھے اور لوگوں کو ان کی "زیارت" کی دعوت دی۔ ان مواقع پر عوام، بالخصوص مسلمان عورتوں نے جس قسم کے اعمال انجام دئے ہیں، ہرچند کہ ان کی تفصیلات بہت کم شائع ہوئی ہیں لیکن جو کچھ شائع ہوا یا عینی شاہدوں نے بیان کیا، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

- بعض مقامات پر عورتوں نے غلافِ کعبہ کی جانب اپنے برقعے اور دوپٹے پھینکے جو انہیں واپس نہیں ملے تو یہ بے پردہ اپنے گھروں کو واپس آئیں۔
- مجمعوں میں بدتہذیبی کے مظاہرے کئے گئے عورتوں کے زیور تک اتارے گئے اور انہیں رسوا ہونا پڑا۔
- بعض عوام نے غلاف کے سامنے سر جھکایا منتیں مانیں، اس سے حاجت روائی اور مشکل کشائی کی "دعائیں" کیں، اسے فریاد رس سمجھ کر اس سے مرادیں بر لانے کو کہا —— اور
- غلاف کو سلامیاں دی گئیں، توپیں داغی گئیں، پھول نچھاور کئے گئے اور محرابیں بنائی گئیں۔

اگر کوئی شخص شرک کی تاریخ سے آگاہ ہے تو وہ بخوبی جانتا ہے کہ کبھی بھی کسی قوم نے آغازِ کار میں کسی ایسی چیز کو اپنی عقیدتوں کا مرکز نہیں بنایا ہے جسے فی الواقعہ احترام و تقدس کا مقام حاصل نہ تھا، تمام بت پرستوں نے، خدا کے نبیوں، اولیاء اللہ اور صلحاء وقت کو، انکی قبروں کو، انکی تصاویر کو اور ان کے ذہنی تصورات کو ابتداءً ضرورت سے زیادہ احترام و محبت کا مرکز بنایا، اس کے بعد یہ احترام بتدریج واضح اور صریح شرک کی صورت اختیار کر گیا اور خدا کے نبیوں کو اس شرک کے مٹانے کے لئے اپنی جانیں تک قربان کرنا پڑیں۔

احترام و محبت اور اظہارِ عقیدت میں "غلو" شرک کا اولیں زینہ ہے اور اس باب میں اسلام کا مزاج اس حد تک نکھرا ہوا ہے کہ اس نے اس کائنات کی سب سے زیادہ واجب الاحترام شخصیت سید الاولین و الآخرین، امام الانبیاء شافع روزِ محشر علیہ الف الف صلوات و تسلیمات بآبائنا ھو و امہاتنا کی شخصیت کے بارے میں بھی صاف صاف فرمایا کہ

قل لا املک لکم نفعًا و لا ضرًّا | اے محمد! اعلان کر دیجئے کہ میں تمہارے لئے نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں۔

ایک اور واضح اعلان کرنے کا حکم دیا

قل لا املک لنفسی ضرًّا و لا نفعًا | کہہ دیجئے! کہ میں اپنے لئے بھی نفع و ضرر پر قادر نہیں ہوں۔

اور خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لا تطرونی کما اطرت النصاری عیسی ابن مریم | خبردار! مجھے اس طرح بڑھا کر نہ ماننا جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) کو مانا۔

یہ تعلیمات توحید کے تصور کو نکھارنے اور اہلِ ایمان کے قلوب میں اس کی صحیح تصویر اجاگر کرنے کے لئے ناگزیر تھیں —— اور اس کا اہتمام اس درجہ کیا گیا کہ جب تک اہلِ توحید کے بارے میں یہ یقین حاصل نہیں ہو گیا کہ وہ ہر اعتبار سے شرک سے متنفر و بیزار اور اس کی حقیقت سے کما حقہ باخبر ہو گئے ہیں اس وقت تک ان پر یہ پابندی عائد رکھی گئی کہ وہ قبروں کی زیارت تک نہیں کر سکتے!

تعجب کی بات ہے کہ جو لوگ قبروں اور بزرگوں کے بارے میں "غلو" میں گرفتار نہیں ہیں اور جن کی توحید شرک کی آلودگیوں سے پاک ہے انہوں نے غلاف کعبہ کی نمائش اور اس کے جلوسوں و زیارتوں کا اہتمام کرتے وقت یہ کیوں نہیں سوچا کہ جس قوم کو ہم دعوت زیارت دے رہے ہیں اس کی بڑی اکثریت، ضعیف الاعتقادی وہم پرستی، بزرگوں کے بارے میں غلو کی مریض بھی ہے اور اس ملک میں عرصے سے ان عوام کو مظاہر پرست بنانے کی سرگرمیاں ہمیشہ سے زیادہ تیز ہیں —— اور پھر یہ بات بھی تو سوچنے کی تھی کہ وہ جس دروازے کو کھول رہے ہیں اس دروازے سے گذرنے کے بعد کوئی بھی قوم شرک کی سرحد کو چھوئے بغیر واپس نہیں

(باقی صفحہ ۴ پر)

از پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے

ہمیں نظامِ وصیّت میں کیوں شامل ہونا چاہیئے؟

(۱)

نظامِ وصیت وہ نظام ہے جسے اس زمانہ کے مامور و مرسل سیدنا حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی وحی سے خبر پاکر قائم کیا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے اوامر و نواہی کی پابندی کرنے کے علاوہ دین کے لئے مالی طور پر بھی ایک مخصوص قربانی کرنے کا عہد کریں اور پھر آخر عمر تک اپنے اس عہد کو نبھاتے چلے جائیں وہ بعد از وفات ایک مقبرہ بہشتی میں دفن ہوں۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی وحی نے یہ بتایا ہے کہ اس مقبرہ میں دفن ہونے کی توفیق ایسے مخلصین و مومنین کو ہی مل سکے گی جو علمِ الٰہی میں ضرور اللہ تعالیٰ کے سایۂ مغفرت میں آنے والے ہوں گے۔

قرآن کریم کی اس پیشگوئی کے مطابق کہ واذا الجنۃ ازلفت (آخری زمانہ میں جنت قریب کردی جائیگی) یہ نظام قائم ہوا ہے۔ اسی طرح یہ نظام حدیث نبوی کی اس پیشگوئی کے بھی مطابق ہے کہ مسیح موعود و مہدی معہود کے پاس ایک رجسٹر ہوگا جس میں مومنین کے جنت میں مختلف مدارج کا ذکر ہوگا۔

یہ نظام مومنوں کو جنتِ اخروی کی بشارت دیتا ہے۔ اور خود اس دنیا میں بھی ایک عالمگیر جنتی نظام کا پیغامبر ہے جس کی تفصیل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی مطبوعہ تقریر "نظامِ نو" میں بیان فرما چکے ہیں۔

مومنین اور مخلصین کے لئے یہ نظام واقعی ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے کہ کس طرح ہمارے غفور و ودود خدا نے ہماری کمزوریوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہمیں جنت کا وارث بنانے کے لئے ہمارے لئے ایک آسان امتحان مقرر کیا ہے بلکہ اس نظام میں شامل ہونے والا جب اس کے اندر داخل ہوکر اس کی عظمتوں اور حکمتوں کا تھوڑا سا عرفان بھی حاصل کرلیتا ہے۔ اور قرآنی الفاظ میں ملائکہ کی یہ ندا اس کے دل پر نازل ہوتی ہے کہ

قیل ادخل الجنۃ
(سورۂ یٰسین)

اس جنتی نظام میں شامل ہونے کی وجہ سے تو اخروی جنت کا وارث بن جا۔ تو بے اختیار اس کے منہ سے وہی الفاظ نکلتے ہیں جنہیں آیت مندرجہ بالا کے بعد قرآن کریم نے اس طرح بیان کیا ہے کہ

قیل ادخل الجنۃ۔
قال یٰلیت قومی یعلمون
بما غفرلی ربی وجعلنی
من المکرمین
(سورۂ یٰسین)

کہ جب اسے کہا گیا کہ اس جنت میں داخل ہوجا تو اس نے کہا کہ کاش میری قوم کو بھی اس عظیم نعمت کا علم ہوتا کہ کس طرح میرے رب نے میری مغفرت اور عزت افزائی کے سامان کئے ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جن لوگوں پر اس نظامِ وصیت کی تھوڑی سی حقیقت بھی منکشف ہوجاتی ہے وہ حیران ہوتے ہیں۔ کہ ہمارے دوسرے بھائی اس نعمتِ غیر مترقبہ سے کیوں متمتع نہیں ہوتے۔ وہ نہ صرف حیران ہوتے ہیں بلکہ ان کے دل کی گہرائیوں سے وہی آہ نکلتی ہے جس کا مندرجہ بالا آیت میں ہی ذکر کیا گیا ہے۔ اور ایسا شخص آہ بھرتا ہوا پکار اٹھتا ہے۔ کہ یٰلیت قومی یعلمون (سورۂ یٰسین) کہ کاش اس عظیم نعمت خداوندی کا میری قوم کو بھی احساس ہوتا۔ یہی وجہ تھی کہ جب خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم نے پہلی بار رسالہ الوصیت کا مسودہ پڑھا۔ اور نظامِ وصیت کا حسن اور اس کی عظمت ایک حد تک ان پر منکشف ہوئی تو بے اختیار ان کی زبان سے بے تکلفی کے انداز میں یہ الفاظ نکلے کہ

"واہ اوئے مرزا! احمدیت دی جڑاں مضبوط کردتیاں ای"

ہم میں سے بعض جنہیں اگرچہ ایک حد تک ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نظام کی عظمت سمجھنے کی توفیق ملی ہے۔ واقعی حیران ہیں کہ احمدیت قبول کرلینے کے بعد آخر وہ کونسی چیز حائل ہے جو احمدیوں کو بلا استثناء اس نظام میں منسلک ہونے سے روک رہی ہے۔ لاریب۔ یہ نظام نہ صرف اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو قریب کرنے کا سامان کرتا ہے۔ اور نہ صرف موت کے بعد ہمیں یقینی جنت کی خوشخبری سناتا ہے بلکہ تمام دنیا میں ایک سنہری اور پُر امن دور لانے کا پیغامبر بھی ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ رسالہ الوصیت کا بغور مطالعہ کرے اور اس کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "نظامِ نو" کا بھی مطالعہ کرے۔ ان دو رسالوں کے مطالعہ کرنے سے ہی انشاء اللہ ہر سچے احمدی کے دل میں اس نظام میں شامل ہونے کے لئے بے اختیار تڑپ پیدا ہوجائیگی۔ ہر احمدی کو اس میں شامل ہونا چاہیئے کسی احمدی کو بھی اس سے ہرگز ہرگز پیچھے نہیں رہنا چاہیئے۔ خواہ وہ دنیوی طور پر یا دینی طور پر جماعت کے کسی بھی طبقے سے تعلق رکھتا ہو۔

(۲)

پہلے ہم دینی طبقات کو لیتے ہیں۔ روحانی و دینی مراتب کے لحاظ سے جماعت مسلمہ کی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو بعض تقسیمیں کی ہیں وہ یہ ہیں۔

(ا) السابقون (ب) اصحاب الیمین (ج) کمزور مومن جن سے کئی ایک گناہ بھی سرزد ہوتے رہتے ہیں۔ خلطوا عملاً صالحاً و اٰخر سیئاً عسی اللہ ان یتوب علیھم (توبہ ع ۱۳) یعنی جنہوں نے کچھ نیک اور کچھ برے عمل کئے لیکن اگر ان کی نیت درست ہو اور صحیح کوشش کریں۔ تو امید کی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر رجوع برحمت ہو۔

(د) طائفہ منافقین۔ اب ہم ان چاروں طبقات کو ایک ایک کرکے لیتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں کہ آیا انہیں اس نظامِ وصیت میں شامل ہونا چاہیئے یا نہیں؟

السابقون۔ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

والسابقون السابقون
اولٰئک المقربون فی
جنت النعیم ثلۃ من
الاولین وقلیل من
الآخرین (الواقعہ ع ۱)

(ترجمہ) اور ایک گروہ (ایمان اور عمل میں) آگے نکل جانے والوں کا ہوگا۔ سو وہ بہرحال (ہر قربانی کے میدان میں لازماً) دوسروں سے آگے ہی رہیں گے اور یہی لوگ (خدا تعالیٰ کے خاص) مقرب ہوں گے۔ (دنیا و آخرت میں) نعمتوں والی جنت میں (رہیں گے) اور خدا کی آواز پر سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں ایسے لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگی لیکن بعد والوں میں تھوڑی

نظامِ وصیت کے سلسلہ میں اس گروہ کے لئے تو یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ اس نظام میں شامل نہ ہوں۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جو اپنے آسمانی آقا کی رضا کی راہوں پر تیز و تند ہوا سے بھی بڑھ کر تیز رفتاری کے ساتھ دوڑتے ہیں۔ اس گروہ میں ہزاروں لاکھوں میلوں کی مسافت کو یک قدم میں طے کرلیتے ہیں۔ جیسے مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں:-

بنگر ایں شوخی ازاں شیخ عجم
ایں بیاباں کرد طے از یک دم

بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایسے فدائی ایک لمحہ بھر کے لئے بھی اس نظام سے پیچھے رہ سکیں۔ جس طرح احد کے میدان میں حضرت انس بن نضرؓ نے کھجوریں کھاتے کھاتے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی غلط خبر سنی۔ تو کھجور منہ سے نکال کر پھینک دی اور کہا کہ خدا کی قسم یہ کھجور میرے اور جنت کے درمیان حائل نہیں ہوسکتی۔ وہ کھجور آپ نے پھینک دی اور میدان شہادت میں کود پڑے۔ اور جنت میں پہونچ گئے۔

بالکل اسی طرح اس زمانہ میں دنیوی مال و متاع کی محبت اور دنیوی تعلقات خواہ کیسے ہی پُرکشش ہوں کسی صورت میں بھی ایک سابق بالخیرات احمدی اور اس جنتی نظام میں حائل نہیں ہوسکتے۔

(ب) اب رہے اصحاب الیمین۔ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

واصحاب الیمین ما اصحاب
الیمین .... ثلۃ من الاولین
وثلۃ من الآخرین
(الواقعہ ع ۲)

(ترجمہ) اور (تُو) دائیں طرف کے آدمیوں کا بھی حال سُن اور تجھے کیا معلوم کہ دائیں طرف والے آدمی کیا ہیں؟ .... یہ گروہ (ہر خدا کی ندا کے موقعہ پر) شروع میں ایمان لانے والے لوگوں میں سے بھی کثرت سے اور بعد میں ایمان لانے والے لوگوں میں سے بھی کثرت سے ہوگا۔

اس گروہ سے تعلق رکھنے والے احمدی اگر نظامِ وصیت میں شامل نہیں تو ان پر بہت حیرانی ہے۔ مثلاً فرض کیجئے کہ ان میں سے ایک شخص کی آمد ایک روپیہ ہے۔ وہ لازماً بحیثیت احمدیہ جماعت کا ایک مخلص فرد ہونے کے ایک آنہ اس میں سے چندہ عام دیتا ہے۔ لیکن وہ ایک آنہ کی

بجائے ڈیڑھ آنہ دے کر نظامِ وصیت میں شامل ہوسکتا ہے اور اس کی جملہ برکات و افضال کو اپنے لئے اور اپنی نسلوں تک کے لئے حاصل کرسکتا ہے۔ اس کے ذریعہ سے وہ جنتِ اُخروی کی یقینی بشارت بھی حاصل کرسکے گا پھر اس بات سے بھی اس کا دل مسرور ہوگا کہ اس کو اس حقیر قربانی کے ذریعہ سے اس دنیا میں بھی ایک عالمگیر جنتِ ارضی قائم ہونے والی ہے جس میں بھوک پیاس تنگ و احتیاج نہ رہے گی۔ خوشحالی، امن و چین کا عام دَور دورہ ہو جائے گا۔ دنیا کی موجودہ تمام آفات و نحوستیں غائب ہوجائیں گی پس سخت حیرانی ہے کہ ایسا احمدی جو واقعی طور پر اللہ تعالیٰ اور اس کے مسیح موعود کی بشارات پر ایمان رکھتا ہے کیوں ایک آنہ کی بجائے دو پیسے مزید خرچ نہ کرکے عظیم و کثیر برکات کے حصول سے پیچھے رہ رہا ہے۔

(ج) تیسرا گروہ وہ کمزور مومنوں کا ہے جو کبھی کبھی نفسِ امّارہ کی غلامی بھی کرلیتے ہیں لیکن ان کی نیت یہی ہے کہ کوئی ایسا طریق ہو کہ انہیں اس منحوس غلامی سے ہمیشہ کیلئے نجات ملے۔ سو ان کو مبارک ہو کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے متعلق پہلے ہی قرآن مجید نے فرما دیا ہے کہ خلطوا عملاً صالحاً وّ اٰخر سیئًا۔ عسی اللّٰہ ان یتوب علیھم ان اللّٰہ غفورٌ رحیم (التوبۃ ع ۱۳) کہ انہوں نے نیک و بد اعمال کو خلط ملط کرلیا ہے لیکن (اگر ان کی نیت میں فساد نہیں تو) قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر رجوع برحمت ہو اور انہیں اس منحوس حالت سے نکالنے کا کوئی آسان ترکیب پیدا کردے کیونکہ اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

سو انہیں مبارک ہو کہ اس زمانے میں انہیں جہنم سے بچانے اور جنت کی طرف کھینچنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے نظامِ وصیت کی زنجیر لٹکائی ہے اور یہ قول پورا کردیا ہے کہ قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ ان پر رجوع برحمت ہو۔ پس اے کمزور ایمان والے احمدیو! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہونا ہمیں اس حالت سے نکالنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے نظامِ وصیت کے ذریعہ سے ہم پر رجوع برحمت ہوا ہے اس زنجیر کو مضبوطی سے پکڑ لو کہ اسنے ہمارے لئے جنت میں داخلہ قریب اور آسان کردیا ہے یاد کرو قرآن کریم کی اس پیشگوئی کو کہ

واذا الجنۃ ازلفت

کہ آخری زمانہ میں جنت قریب کردی جائیگی پس دوڑو — دوڑو اور پھر دوڑو مبادا کہ موت آجائے اور پھر اپنے گناہوں کی تلافی کا یہ سنہری موقعہ ہاتھ سے نکل جائے۔

ہر الٰہی جماعت کے اندر ایک چوتھا طبقہ بھی ہوتا ہے جسے طائفہ منافقین کہا جاتا ہے یہ لوگ واقعی معذور ہیں کہ نظامِ وصیت ایسے خوانِ نعماء سے دور ہی ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے روحانی بصیرت سے ہی انہیں محروم رکھا ہوا ہے وہ بھلا اس کی برکات کا احساس کرہی کیسے سکتے ہیں؟

صمٌّ بکمٌ عمیٌ فھم لا یرجعون (البقرہ ع ۲)

وہ بہرے ہیں کہ خدا کی آوازان کے دلوں کو گرماتی ہی نہیں۔ گونگے ہیں کہ خود سالکینِ راہ سے دریافت کرلیں اور طالبِ ہدایت ہوں۔ اندھے ہیں انہیں مومنوں پر ہر آن برسنے والے افضال اور تائیدوں کی موسلادھار بارش نظر ہی نہیں آتی۔ پس وہ حق کی طرف رجوع کرہی کیسے سکتے ہیں۔

پس جس طرح گروہِ اوّل یعنی السابقون کے متعلق یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ نظامِ وصیت میں شامل نہ ہوں۔ اسی طرح منافقین کے متعلق یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ اس نظام میں شامل ہوں۔

اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس نظامِ وصیت کے ذریعہ اللہ تعالےٰ مومنوں اور منافقوں میں امتیاز قائم کرے گا منافقین کا انجام تو الدرک الاسفل من النّار ہے وہ بھلا جنت کی طرف رُخ کیوں کریں؟

(۳)

دینی طبقات سے قطع نظر کرکے اگر ہم اموال کے لحاظ سے جماعت کے دنیوی طبقات کو دیکھیں تو ہمیں یہاں بھی چار ہی موٹے موٹے مراتب نظر آتے ہیں:-

(ا) بہت ہی مال دار اور خوشحال لوگ

(ب) متوسط درجے کے لوگ

(ج) تنگ دست جو اپنی تمام ضرورتیں بھی مشکل ہی پوری کرسکتے ہیں۔

(د) بالکل ہی مفلس اور قلاّش لوگ جو نانِ شبینہ کے لئے بھی دوسروں کے محتاج ہیں۔

ان چاروں طبقات کے احمدیوں کا بھی فرض ہے کہ وہ ؎

گرتے پڑتے درِ مولا پہ رسا ہو جاؤ

(ا) اس اجمال کی تفصیل یہ ہے

بہت مال دار طبقہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ان کو خوشحالی دی ہے وہ اس کا شکر بجالائیں ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ وہ صرف دنیا کی خوشحالی چاہتے ہیں اور آخرت کی خوشحالی کی انہیں کچھ بھی پرواہ نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کشتی نوح میں فرمایا ہے کہ ایسے لوگ جو دنیا پر کتوں اور گدھوں کی طرح گرتے ہیں اور صرف دنیا سے ہی آرام یافتہ ہیں۔ آپ کی جماعت میں سے نہیں ہیں۔ پس اے طبقہءِ متنعمین! حضرت اقدس کے اس انذار سے ڈر جاؤ۔ دنیوی بیع و شراء کے علاوہ یہ روحانی بیع و شراء بھی کرو اور یقینی جنت کی بشارت اپنے لئے حاصل کرلو۔

(ب) متوسط درجے کے افراد بھی ضرور اس نظام میں شامل ہوجائیں جو کچھ مال بھی انہیں اللہ تعالےٰ نے دیا ہے وہ اسے اس عارضی چند روزہ زندگی کے مصالح میں خرچ کرتے ہیں لیکن کیا ان کا فرض نہیں کہ ہمیشہ ہمیش کی زندگی کو بہتر بنانے کی طرف بھی توجہ کریں۔ کیا انہوں نے احمدیہ جماعت میں داخل ہوتے وقت دس شرائطِ بیعت کو نہیں پڑھا تھا کہ مَیں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا؟ تو کیا وہ اب اپنے اس عہد کو پورا نہیں کریں گے؟ جنت میں داخل ہونیکی یقینی بشارت حاصل کرنا اور پھر اعمالِ صالحہ اور دعا کے ذریعہ سے اسے قائم و دائم رکھنے کی کوشش ان کی ایک اشد دینی ضرورت ہے کیا وہ اس کو نظر انداز کردیں گے اور اپنے اموال کو صرف دنیوی ضرورتوں کے لئے ہی وقف رکھیں گے؟ اگر ایسا کریں گے تو آخر خدا تعالیٰ کو کیا منہ دکھائیں گے؟ کیا وہ نہیں چاہتے کہ دنیا میں دین اسلام کا غلبہ ہو۔ دینِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بول بالا ہو؟ اگر انہیں ہر وقت یہ فکر دامن گیر نہیں ہے تو یاد رکھیں کہ اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ ان کے لئے خوفناک ابتلاء پیدا کرسکتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا مسیح اُس کے عرش کے پائے کو پکڑ کر یہ دعا کررہا ہے ؎

اے خدا ہرگز مکن شاد آں دلِ تاریک را
آں کہ او در فکرِ دینِ احمدِ مختار نیست

پس اے متوسط گروہ کے افراد! انفقوا ممّا رزقکم اللّٰہ من قبل ان یاتی یومٌ لا بیعٌ فیہ ولا خلالٌ۔

پیشتر اس کے کہ وہ دن آئے جس میں کوئی خرید و فروخت اور دوستی کام نہ آئیگی خدا تعالےٰ کی راہ میں اموال خرچ کرلو۔

(ج) تیسرا تنگ دست لوگوں کا گروہ ہے جن کی آمدنیاں نہایت قلیل ہیں جو دنیوی ضروریات بھی بمشکل ہی پوری کرتا ہے ایسے گروہ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ سختیاں تو پہلے ہی برداشت کررہے ہیں خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے یقینی جنت کی بشارت حاصل کرنے کے لئے دنیا میں سکھ اور چین والا۔ امن و سلامتی والا دَور لانے کے لئے۔ وہ تھوڑی سی اور سختی اگر برداشت کرلیں تو شاید یہ طوعی سختیاں ہی گناہوں کا کفارہ ہوجائیں اور دلوں کی میل کچیل کو دھو ڈالیں اور شاید اللہ تعالیٰ اِن کی بدولت انہیں قضاء و قدر کے سخت تر ابتلاؤں سے بچالے اور اپنی جنت کا وارث کردے۔

پس اے گروہ غرباء! اگر تمہیں دنیا کی خوشحالی میسر نہیں تو آخرت کی خوشحالی اور دل کا چین تو یقیناً تھوڑی سی مزید سختی برداشت کرنے سے مل سکتا ہے۔ پس ہمت کرو ہمت کو پھر ہمت کرو اور اس جنتی نظام میں شامل ہونے میں تاخیر مت کرو۔

(د) چوتھا گروہ بالکل ہی مفلس اور قلاّش لوگوں کا ہوسکتا ہے۔ جب ان کے پاس ہے ہی کچھ نہیں تو مالی قربانی کا سوال ان کے لئے اہمیت ہی نہیں رکھتا۔ بلکہ ان کے لئے تقویٰ۔ طہارت اور پابندئ احکام اسلام کی شرائط کا پورا کرنا ہی کافی ہوگا۔ ایسے لوگوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کرسکتا۔ اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اِس قبرستان میں دفن ہوسکتا ہے۔"

واٰخر کلمنا حمدٌ و شکرٌ لربٍّ محسنٍ ذی الامتنان

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

لوٹی — دینی بصیرت کا یہ فقدان بہت بڑا المیہ ہے اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہونے کے ساتھ ساتھ اس بات کا زندہ ثبوت کہ جب تک مزاجِ نبوت سے قرب کا رشتہ استوار نہ ہو اور دین کی حقیقت سے مناسبت پیدا نہ ہو، ظاہری دینداری، ناقابلِ اعتماد بھی ہے اور باعث خطر بھی! (المنبر ۳ ۱۵)

جماعت احمدیہ کی چوالیسویں مجلس مشاورت کی مختصر روئداد

نظارت علیا اور نظارت اصلاح و ارشاد کی سب کمیٹیوں کی سفارشات پر غور

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کے بعض اہم ارشادات

تیسرا اجلاس

مجلس مشاورت کا تیسرا اجلاس مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۶۳ء کو ڈیڑھ بجے سہ پہر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کی زیر صدارت شروع ہوا۔ حضرت میاں صاحب نے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد نمائندگان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عزیز سید محمود احمد صاحب ناصر ابن حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ حضور نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا مجلس مشاورت میں قادیان کی واپسی کے متعلق دعا ہوئی تھی؟ میں نے تو قبل ازیں بھی شوریٰ میں قادیان کی واپسی کے لئے دعا کی ہے۔ دوست بھی اجتماعی دعا کے وقت اس کے لئے دعا کریں قادیان کا ملنا خدائی تقدیر ہے جو بہر حال ضرور پوری ہوگی۔ لیکن یہ کہ یہ تقدیر کب پوری ہوگی یہ خدا کو معلوم ہے۔ ہم اس کے بارہ میں کچھ نہیں کہہ سکتے البتہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے ظاہر ہے کہ یہ بغتۃً والی تقدیر ہے یعنی ایسی تقدیر ہے جو اچانک ظاہر ہوتی ہے۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ خدا قادیان کی واپسی کا دن جلد تر لے آئے۔

بیعتِ اولیٰ کا دن

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضرت میاں صاحب مد ظلہ العالی نے مزید فرمایا۔ عبد اللطیف صاحب سنکوہی نے یاد دلایا ہے کہ آج ۲۳ مارچ کا دن ہے جس دن کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلسلہ بیعت کا آغاز فرما کر جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی تھی۔ اس سلسلہ میں میں دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ مزید تحقیق کے نتیجہ میں یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ بیعت اولیٰ ۲۳ مارچ کو نہیں بلکہ ۲۲ مارچ ۱۸۸۹ء کو ہوئی تھی اس روز قمری تاریخ ۲۰ رجب تھی اور اسی سے بعد تحقیق ۲۲ مارچ کی تاریخ نکالی گئی ہے۔ جماعت احمدیہ کا قیام بھی مارچ کے مہینے میں ہوا اور خلافت ثانیہ کا قیام بھی مارچ کے ہی مہینے میں عمل میں آیا اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو یہ خاص برکات کے نزول کے ایام ہیں۔

اجتماعی دعا

ان ارشادات کے بعد حضرت میاں صاحب نے فرمایا۔ اب میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے فیصلوں میں برکت ڈالے اور ایسے راستوں کی طرف ہماری رہنمائی فرمائے کہ جو دنیا میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کا موجب ہوں۔ دوست اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دعا کریں کہ خدا تعالیٰ قادیان کی واپسی کا دن جلد لائے — اس کے بعد حضرت میاں صاحب مد ظلہ العالی نے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں تمام حاضرین شریک ہوئے۔

سب کمیٹی نظارت علیا کی بقیہ رپورٹ

دعا سے فارغ ہونے کے بعد مجلس شوریٰ کی اصل کارروائی شروع ہوئی۔ چنانچہ سب کمیٹی نظارت علیا و دفتر پرائیویٹ سکرٹری کی رپورٹ زیر غور آئی۔ اس کے ایک حصہ پر صبح کے اجلاس میں غور ہوا تھا۔ اس سب کمیٹی نے ایجنڈے کی تجاویز نمبر ۱ تا نمبر ۶ کے متعلق رپورٹ پیش کرنا تھی۔ چنانچہ ان میں سے تجاویز نمبر ۱ و نمبر ۲ اور نمبر ۳ الف صبح کے اجلاس میں زیر غور آ کر ان کے بارہ میں مشورہ مکمل ہو چکا تھا جس کی مختصر رپورٹ ۲۸ مارچ کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ اس اجلاس میں ایجنڈے کی تجاویز نمبر ۳ (ب)، ۵، ۶ اور ان کے متعلق سب کمیٹی کی سفارشات زیر غور آئیں ان پر بحث میں مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور، مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب وقف جدید، مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ، مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر ربوہ، مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی، مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی، مکرم شیخ محمود الحسن صاحب مشرقی پاکستان، مکرم خان شمس الدین خان صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور، مکرم چوہدری عبد المجید صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی، اور مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حصہ لیا۔ ان تجاویز کے متعلق شوریٰ کی پاس کردہ سفارشات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے بعد علیحدہ شائع کی جائیں گی۔ یہ تجاویز زیادہ تر قواعد در بارہ انتخابات عہدیداران سے متعلق تھیں۔

سب کمیٹی نظارت اصلاح و ارشاد و نظارت امور عامہ کی رپورٹ

سب کمیٹی نظارت علیا کی رپورٹ پر غور مکمل ہونے کے بعد حضرت میاں صاحب مد ظلہ العالی کی زیر ہدایت سب کمیٹی اصلاح و ارشاد و امور عامہ کی رپورٹ مکرم میجر عارف زمان صاحب نے سکرٹری سب کمیٹی کی حیثیت سے پیش کی۔ اس سب کمیٹی کے ذمہ ایجنڈے کی تجاویز ۱۱ تا ۱۳ کے متعلق سفارشات پیش کرنا تھا ان میں سے اس اجلاس میں تجاویز نمبر ۱۱ و ۱۲ زیر غور آئیں۔ تجویز نمبر ۱۱ میں ربوہ میں جلسہ گاہ کی تعمیر کی طرف جلد توجہ دینے پر زور دیا گیا تھا اور تجویز نمبر ۱۲ میں مربیوں کی کمی کو پورا کرنے کے ذرائع متعین کرنے کے متعلق مشورہ مانگا گیا تھا۔ ان ہر دو تجاویز پر بحث میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ، مکرم حضرت اللہ پاشا صاحب لاہور، مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ، مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور، مکرم ملک کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ کوئٹہ، مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال، مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد، مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید، مکرم ہارون رشید صاحب حافظ آباد اور مکرم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے حصہ لیا۔ ان تجاویز کے متعلق شوریٰ کی پاس کردہ سفارشات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی منظوری کے بعد علیحدہ شائع کی جائیں گی۔

سب کمیٹی اصلاح و ارشاد و امور عامہ کی رپورٹ پر ابھی غور جاری تھا کہ شوریٰ کا تیسرا اجلاس ۷½ بجے شب کے قریب اختتام پذیر ہو گیا۔ اجلاس کے اختتام سے قبل حضرت میاں صاحب مد ظلہ العالی نے اعلان فرمایا کہ شوریٰ کا چوتھا اور آخری اجلاس کل (یعنی مورخہ ۲۴ مارچ) کو صبح ۸½ بجے شروع ہوگا۔ جس میں سب کمیٹی اصلاح و ارشاد و امور عامہ کی بقیہ رپورٹ اور صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے بجٹوں پر غور کیا جائے گا۔ (باقی)

چک منگلہ ضلع سرگودھا میں احمدی مستورات کا عظیم الشان اجتماع

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ سلمہا کی بصیرت افروز تقریر

مورخہ ۲۰ مارچ کو چک منگلہ ضلع سرگودھا میں احمدی مستورات کا ایک عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا جس میں حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ (حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) نے بھی شرکت فرمائی اور بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ حضرت سیدہ موصوفہ خاص طور پر اس اجتماع میں شرکت کے لئے بذریعہ کار ربوہ سے تشریف لائیں۔ پونے دس بجے صبح چک منگلہ میں آپ کے ورود مسعود کے موقع پر مقامی جماعت کے تمام افراد نے نہایت پر خلوص اور پُر تپاک طور پر آپ کا خیر مقدم کیا۔ آپ نے مخلصین کے اشتیاق کے پیش نظر متعدد احمدی گھرانوں کو اپنے قدوم میمنت سے نوازا۔ مقامی مستورات کے علاوہ بیرونی دیہات سے بھی کثیر تعداد میں احمدی و غیر احمدی مستورات چک منگلہ میں جمع تھیں۔ آپ نے اپنے اجتماع سے جو مقامی جماعت کے صدر ملک محمد معصوم صاحب کے مکان پر منعقد ہوا خطاب فرماتے ہوئے انہیں بہت سی قیمتی نصائح فرمائیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ احمدیت اسلام ہی کی نشاۃ ثانیہ کا نام ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن پاک کی ہی تعلیم کو جسے آہستہ آہستہ مسلمان فراموش کر بیٹھے تھے۔ دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ آپ نے دینی تعلیم بالخصوص قرآن مجید کو باترجمہ پڑھنے اور اس پر عمل کرنے پر خاص طور پر زور دیا اور قرون اولیٰ کی متعدد مثالیں دے کر قربانی اور تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی۔ اس موقعہ پر آپ کی دختر نیک اختر صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ نے بھی مختصر تقریر کی نیز استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے بھی خطاب فرمایا۔ مقامی لجنہ کی صدر محترمہ اقبال بشریٰ صاحبہ نے ایک نظم پڑھی جو آپ کے خیر مقدم کے طور پر لکھی گئی تھی۔

حضرت سیدہ موصوفہ کے ہمراہ محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ۔ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ اور محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ بھی تشریف لائیں نیز مکرم مولوی احمد خاں صاحب نسیم انچارج مقامی تبلیغ بھی اس موقعہ پر تشریف لائے تھے۔ شام کو حضرت سیدہ موصوفہ واپس ربوہ تشریف لے گئیں۔

(سکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ذکوٰۃ کی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

پاکستان ویسٹرن ریلوے

یکم اپریل ۱۹۶۳ء سے نافذ ہونے والے ٹائم ٹیبل میں حسب ذیل اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں

سپیشل فیچرز

(۱) میل اور ایکسپریس گاڑیوں کے سفر کے اوقات میں مزید کمی کر دی گئی ہے۔

(۲) لاہور اور ملتان کے درمیان ایک اور تیز رفتار گاڑی (فاسٹ ٹرین) کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

میل اور ایکسپریس گاڑیوں اور فاسٹ ریل کاروں کے اوقات

گاڑی		کراچی چھاؤنی	لاہور	راولپنڈی	پشاور چھاؤنی
۱ اپ خیبر میل	آمد	۰—۰۰	۱۸—۳۵	۱—۴۰	۷—۰۰
	روانگی	۲۲—۰۰	۱۹—۰۵	۲—۲۵	۰—۰
۷ اپ تیزگام	آمد	۰—۰	۱۰—۴۵	۱۷—۱۵	۰—۰
	روانگی	۱۶—۰۰	۱۱—۵	۰—۰	۰—۰
		کراچی سٹی			
۵ اپ تیزرو	آمد	۰—۰	۷—۰۵	۱۴—۲۰	۱۹—۳۰
	روانگی	۱۲—۰۰	۷—۳۰	۱۴—۴۵	۰—۰
			لائل پور		
۹ اپ شاہین	آمد	۰—۰	۹—۰		
	روانگی	۱۴—۰۰	۰—۰		
۱۱ اپ چناب ایکسپریس	آمد	۰—۰	۱۵—۵۶	۳—۵۱	۹—۳۰
	روانگی	۲۰—۰۰	۱۶—۱۱	۴—۱۶	۰—۰
			لاہور		
۱۵ اپ کراچی ایکسپریس	آمد	۰—۰	۶—۰		
	روانگی	۹—۰۰	۰—۰		
آرسی ۱ اپ سبک رفتار	آمد	۰—۰	۰—۰	۱۱—۰	
	روانگی	۰—۰	۵—۲۵	۰—۰	
آرسی ۳ اپ سبک خرام	آمد	۰—۰	۰—۰	۲۱—۰	
	روانگی	۰—۰	۱۵—۰۵	۰—۰	
آرسی ۵۷ اپ رہبر	آمد	۰—۰	۰—۰	۰—۰	۱۰—۴۰
	روانگی	۰—۰	۰—۰	۷—۱۰	
		ملتان چھاؤنی			
آرسی ۳۳ اپ غزالہ	آمد	۰—۰	۱۱—۳۰		
	روانگی	۶—۴۰	۰—۰		
۱۳ اپ ایکسپریس	آمد	۰—۰	۲۲—۱۵		
	روانگی	۱۶—۳۰	۰—۰		

گاڑی		پشاور کینٹ	راولپنڈی	لاہور	کراچی کینٹ
۲ ڈاؤن خیبر میل	آمد	۰—۰	۱—۵۶	۰—۵۵	۶—۰
	روانگی	۲۱—۳۰	۲—۲۶	۹—۲۵	۰—۰
۸ ڈاؤن تیزگام	آمد	۰—۰	۰—۰	۱۵—۰	۱۰—۰۰
	روانگی	۰—۰	۸—۴۵	۱۵—۲۰	۰—۰
					کراچی سٹی
۶ ڈاؤن تیزرو	آمد	۰—۰	۱۰—۳۰	۱۷—۲۰	۱۳—۰۰
	روانگی	۶—۰۰	۱۰—۵۵	۱۷—۴۵	۰—۰
				لائل پور	
۱۰ ڈاؤن شاہین	آمد	۰—۰		۰—۰	۱۲—۳۰
	روانگی	۰—۰		۱۷—۳۰	۰—۰
۱۲ ڈاؤن چناب ایکسپریس	آمد	۰—۰	۲۳—۱۵	۱۱—۴۳	۸—۴۵
	روانگی	۱۸—۱۵	۲۳—۴۵	۱۱—۵۸	۰—۰

روزے اور قیام امن

روزے ہر سال آتے اور گذر جاتے ہیں۔ مگر اگر گہرے غور و فکر سے کام نہ لیا جائے تو اس نوعیت کی چیزیں محض ایک رسمی رنگ اختیار کر جاتی ہیں اور دراصل افادیت نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے اور وہ اصل اور حقیقی اسباق جو ایسی بابرکت روحانی ٹریننگ سے اخذ کر کے اپنی زندگی پر عملی رنگ میں لاگو کرنے چاہئیں وہ نہیں کئے جاتے۔ سب سے اہم سبق جو روزوں سے ملتا ہے وہ قیام امن کی خاطر "ایثار" سے کام لینا ہے یعنی اپنے جائز حقوق سے بھی دست بردار ہو جانا گویا اس طرح کسی جھگڑے کے وجود اور ارکان کا شائبہ تک باقی نہیں رہتا اور ایک جنت نظیر نئی دنیا کی تخلیق کی طرح ڈالی جا سکتی ہے۔ لہٰذا ہم اگر سب سے نہیں تو کم از کم انصار اللہ کے ہر رکن سے یہ ضرور توقع رکھتا ہوں کہ وہ ان اختتام پذیر ہونے والے روزوں سے یہ اہم سبق ضرور اخذ فرمائیں گے اور اس کی روشنی میں اپنے بھائیوں اور عزیز و اقارب سے تعلقات کا جائزہ لیں گے۔ اور اگر خدانخواستہ کسی سے کسی قسم کا بگاڑ ہو تو وہ اس سے صلح کر لیں گے اور یہ نیک قدم ان کے لئے بڑی ہی برکت کا موجب ہوگا۔ کیونکہ اس طرح وہ موجودہ زمانہ کے مامور من اللہ کی اس آواز پر لبیک کہنے والے بن کر وسیع و عریض خزانوں کے مالک خدا کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے "تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو۔ کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو۔ اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا۔ جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ۔ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں" (کشتی نوح)

(نائب قائد ایثار)

ضرورت مند نوجوان فائدہ اٹھائیں

۱۔ **ضرورت اوورسیرس** کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی (ڈائرکٹریٹ جنرل ورکس) شرائط:۔ ڈپلومہ سول انجینئرنگ۔ عمر ۲۵ تک

درخواستیں بشمول نقول اسناد ۶۳-۴-۲ تک بنام ڈائرکٹر آف ورکس سی ڈی اے۔ ۳۶۲ این ڈبلیو (ملک آباد) سیٹلائٹ ٹاؤن۔ مری روڈ۔ راولپنڈی کو پ۔ ٹ ۶۳-۳-۲۲

۲۔ **ضرورت نائب تحصیلداران** اسامیاں چار۔ شرائط:۔ ایف اے۔ باشندہ ضلع سرگودھا میانوالی۔ جھنگ یا لائلپور۔ دیہاتی۔

درخواستیں ۶۳-۴-۱۰ تک بنام ڈپٹی کمشنر د پ۔ ٹ ۶۳-۳-۲۳ (ناظر تعلیم)

اعلان نکاح

مورخہ ۶۳-۳-۲۲ بعد نماز جمعہ مکرم رحمت اللہ خاں صاحب شاکر مربی سلسلہ نے مکرم مرزا نذیر احمد صاحب ولد مرزا عمر الدین صاحب کے نکاح کا اعلان کیا۔ مرزا نذیر احمد صاحب کا نکاح امۃ النصیر بیگم صاحبہ بنت چوہدری فیض احمد صاحب بھٹی مرحوم و ہمشیرہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بھٹی کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔

مکرم مرزا نذیر احمد صاحب نے الفضل کے پانچ خطبہ نمبر مستحق افراد کے نام جاری کرائے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ اللہ تعالیٰ ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت کرے (سید منیر احمد خلیل ابن علی ٹیلر یا لاؤ جسٹ لوئر سندھ میرپور خاص)

درخواست دعا

میرے محترم والد صاحب صوفی عبدالحکیم صاحب ریٹائرڈ سپروائزر سولجر بازار کراچی ایک ہفتہ سے بعارضہ دمہ شدید بیمار ہیں۔ سخت گھبراہٹ اور بے چینی ہے۔ رات کو نیند نہیں آتی جملہ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں التماس ہے کہ والد صاحب موصوف کی صحتیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔ آمین۔ (خاکسار عبدالرحیم پسر صوفی عبدالحکیم صاحب سولجر بازار کراچی)

گاڑی				
			لاہور	
۱۶ ڈاؤن کراچی ایکسپریس	آمد ۔—۔		۔—	۱۵—۱۷
	روانگی ۔—۔		۳۰—۲۰	۔—۔
آرسی ۲ ڈاؤن سبک رفتار	آمد ۔—۔	۔—۔	۱۰—۲۱	۔—۔
	روانگی ۔—	۴۵—۱۵	۔—	۔—۔
آرسی ۶ ڈاؤن سبک خرام	آمد —	—	۵۰—۱۴	—
	روانگی —	۵۵—۶۔	—	—
آرسی ۵۸ ڈاؤن رہبر	آمد —	۳۵—۱۹		
	روانگی ۴۵—۱۵	—		ملتان کینٹ
آرسی ۴ ڈاؤن غزالہ	آمد —		—	۴۰—۱۹
	روانگی —		۲۵—۱۴	—
۱۴- ڈاؤن ایکسپریس	آمد —		—	۰۰—۱۱
	روانگی —		۰۰—۵	—
	کراچی کینٹ			کوئٹہ
۳ اپ بولان میل	روانگی ۰۰—۱۵			آمد ۱۵—۱۱
	کوئٹہ			کراچی کینٹ
۴ ڈاؤن بولان میل	روانگی ۴۰—۱۵			آمد ۴۵—۱۱
	کراچی سٹی			روہڑی
۱۷ اپ لاڑکانہ ایکسپریس	روانگی ۴۵—۷			آمد ۰۰—۲۱
	روہڑی			کراچی سٹی
۱۸ ڈاؤن لاڑکانہ ایکسپریس	روانگی ۳۵—۷			آمد ۰۰—۱۸
	کراچی کینٹ			حیدرآباد
۱۹- اپ مہران	روانگی ۰۰—۱۹			آمد ۴۵—۲۱
	حیدرآباد			کراچی کینٹ
۲۰- ڈاؤن مہران	روانگی ۳۰—۶			آمد ۱۵—۹
	لاہور			لائل پور
۲۱/۲۴ ڈاؤن ڈاچی	روانگی ۳۰—۱۸			آمد ۳۰—۲۰
	لائل پور			لاہور
۲۳/۲۲ ڈاؤن ڈاچی	روانگی ۰۰—۶			آمد ۰۰—۸

(II) نئی چلائی جانے والی گاڑیاں

(۱) ۱۳ اپ/۱۴ ڈاؤن ایکسپریس — ملتان چھاؤنی اور لاہور کے درمیان

(۲) ایم جے ۲۷ اپ/ایم جے ۲۸ ڈاؤن — میرپور خاص اور حیدرآباد کے درمیان

(۳) ۷۵ اپ/۷۶ ڈاؤن — وزیرآباد اور لالہ موسیٰ کے درمیان

(۴) ۱۷۱۳ اپ/۱۷۱۴ ڈاؤن — روہڑی اور جیکب آباد کے درمیان

III۔ گاڑیوں کے فاصلوں میں تبدیلیاں

(۱) نمبر ۳۳۱ اپ/۳۳۲ ڈاؤن جو اس وقت کراچی اور حیدرآباد کے درمیان چل رہی ہے آئندہ نواب شاہ تک جائے گی۔ اور وہاں سے چلے گی۔

(۲) نمبر ۳۳۹ اپ/۳۴۶ ڈاؤن جو فی الحال مہراب پور اور پڈعیدن کے درمیان چل رہی ہے آئندہ نواب شاہ تک جائے گی۔ اور وہاں سے نئے نمبر ۳۳۹ اپ/۳۴۰ ڈاؤن کے طور پر چلے گی۔

(۳) منٹگمری اور لاہور کے درمیان چلنے والی نمبر ۱۷۱ اپ/۱۷۲ ڈاؤن آئندہ خانیوال تک چلے گی۔

(۴) ۱۴۲ ڈاؤن/۱۴۱ اپ لاہور اور ملتان کے درمیان براستہ پاک پٹن لودھراں سمہ سٹہ چلتی ہے آئندہ سمہ سٹہ سے نہیں گزرے گی۔

(۵) نمبر آرسی ۱۱ اپ/آرسی ۱۴ ڈاؤن ریل کار جو اب لاہور اور سیالکوٹ کے درمیان چلتی ہے اور سیالکوٹ اور نارووال کے درمیان چلنے والی آرسی ۶۵ اپ، ریل کار آئندہ وزیرآباد تک چلا کریں گی۔

(۶) لاہور اور نارووال کے درمیان چلنے والی نمبر ۲۰۳ اپ/۲۰۴ ڈاؤن آئندہ سیالکوٹ تک چلا کرے گی اور وہاں سے نمبر ۲۰۳ اپ/۲۱۰ ڈاؤن اور ۲۰۹ اپ/۲۰۴ ڈاؤن نمبر کے طور پر چلے گی۔

(۷) لاہور اور شورکوٹ روڈ براستہ لائل پور چلنے والی ٹرین نمبر ۲۱۹ اپ/۲۱۸ ڈاؤن اور ۲۱۷ اپ/۲۲۰ ڈاؤن آئندہ جھنگ سے اور جھنگ تک چلا کریں گی۔

(۸) جے ایل ۱ اپ/ایل جے ۲ ڈاؤن گینگ کار جو اس وقت لاہور اور جڑانوالہ کے درمیان چلتی ہے آئندہ ناندلیانوالہ سے ناندلیانوالہ تک چلا کرے گی۔

(۹) ۴۹ اپ/۵۰ ڈاؤن جو فی الحال شورکوٹ روڈ اور لالہ موسیٰ کے درمیان چلتی ہے۔ آئندہ ملتان کینٹ سے اور ملتان کینٹ تک چلا کرے گی۔

(۱۰) ملتان کینٹ اور لاہور براستہ لائل پور چلنے والی نمبر ۸۱ اپ/۸۰ ڈاؤن اور ۷۹ اپ/۸۲ ڈاؤن آئندہ شورکوٹ روڈ اور لاہور کے درمیان براستہ لائلپور چلا کرے گی۔

IV۔ گاڑیاں جو منسوخ کر دی گئیں

(۱) نمبر ۱۶۳- اپ/۱۶۴ ڈاؤن جو لاہور اور لالہ موسیٰ کے درمیان چلتی ہے۔

(۲) نمبر ۲۰۹- اپ/۲۱۰ ڈاؤن جو لائل پور اور سانگلہ ہل کے درمیان چلتی ہے۔

V۔ حسب ذیل نئے سٹاپیج مہیا کئے گئے ہیں

(۱) ۹-اپ/۱۰ ڈاؤن شاہین مقام بھیریا روڈ

(۲) ۱۱- اپ چناب ایکسپریس مقام جنگ شاہی، مونا۔

۱۲- ڈاؤن چناب ایکسپریس کے لئے نصرپور، ٹمرو جبہ، مونا اور جنگ شاہی

۱۷- اپ/۱۸ ڈاؤن لاڑکانہ ایکسپریس مقام مکرانی روڈ

۱۹- اپ/۲۰ مہران مقام جنگ شاہی۔

۱۳- اپ/۱۴ ڈاؤن ایکسپریس، اوکاڑہ، منٹگمری، چیچہ وطنی روڈ، میاں چنوں اور خانیوال

نوٹ:- نمبر ۳-اپ/۴ ڈاؤن بولان میل بدستور اماڑی ٹھہرا کرے گی۔

VI۔ سٹاپیج جن کا اخراج کیا گیا ہے۔

۴ ڈاؤن بولان مقام سن پٹھانی

۲۱/۲۴ ڈاؤن اور ۲۳/۲۲ ڈاؤن ڈاچی مقام قلعہ شیخوپورہ — ۲۰ ڈاؤن مہران مقام کوٹری

VII۔ ۳۱ مارچ اور یکم اپریل کی درمیانی شب کو مسافر گاڑیوں کی فٹنگز

(۱) نمبر ۱۴۴ ڈاؤن پسنجر ۳۱ مارچ ۶۳ء کو ۱۲/۰۵ کی بجائے ۱۶/۲۵ بجے لاہور سے روانہ ہوگی۔ اور ۱۷۲- ڈاؤن کے موجودہ اوقات پر منٹگمری تک جائے گی اور وہاں سے لیٹ ٹرین کے طور پر آگے روانہ ہوگی۔

(۲) نمبر ۱۷۲- ڈاؤن پسنجر ۳۱ مارچ ۶۳ء کو ۱۶/۲۵ کی بجائے ۱۲/۰۵ بجے لاہور سے روانہ ہوگی اور خانیوال تک جائے گی جہاں ۱۴۴- ڈاؤن کے اوقات کے مطابق رک جائے گی۔

(۳) ۱۴۲- ڈاؤن پسنجر ۳۱ مارچ ۶۳ء کو ۸/۱۰ کی بجائے ۱۲/۴۵ بجے لاہور سے روانہ ہوگی۔ اور نئے ٹائم ٹیبل کے مطابق آگے چلی جائے گی۔ یہ ٹرین ۳۱ مارچ کو سمہ سٹہ نہیں جائے گی۔

(۴) نمبر ۱۲۳- اپ پسنجر یکم اپریل ۲۵-۲- کی بجائے ۳۱ مارچ ۶۳ء ۲۳/۴۵ بجے سرگودہا سے روانہ ہوگی۔ اور نئے ٹائم ٹیبل کے مطابق آگے چلی جائیگی۔

دیگر تمام تبدیلیوں کے لئے یکم اپریل ۶۳ء سے نافذ ہونے والے وقت اور کرایہ نامہ ملاحظہ فرمائیں جو تمام ریلوے بک سٹالوں پر (۵۰ پیسے فی کاپی کی قیمت پر) برائے فروخت موجود ہے۔

آر۔ اے۔ صدیقی

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

ولادت

میرے لڑکے عزیزم رفیق احمد بھٹی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲-۲-۶۳ کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نام منصور احمد رکھا گیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور خاندان کے لئے مفید وجود بنائے۔ آمین۔

خاکسار ایم غلام رسول بھٹی صدر جماعت احمدیہ نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر

درخواست دعا

میرے والد صاحب محترم حکیم محمد صدیق صاحب مالک دواخانہ طب جدید ربوہ عرصہ دو ماہ سے بوجہ ایک حادثہ کے علیل ہیں۔ ڈاکٹروں نے اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان اور دوسرے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب کو جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین اللہم آمین۔

خاکسار صادق احمد نعیم سیکنڈ ایئر ٹی آئی کالج ربوہ

تفسیر القرآن انگریزی جلد ۳

خدا تعالےٰ کے فضل سے تفسیر القرآن انگریزی کی تیسری جلد جو آخری پانچ پاروں پر مشتمل ہے شائع ہو گئی ہے۔ محترم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے نے مجلس مشاورت کے پہلے دن مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۶۳ء کو یہ جلد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں پیش کی اور حضرت میاں صاحب نے جماعت کو خوشخبری سنائی کہ تفسیر القرآن انگریزی کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ الحمدللہ۔ اس آخری جلد کے پرانے اور نئے خریدار حضرات توجہ فرمائیں اور قیمت فی جلد ۱۵ روپے عمدہ جلد ۱۸ روپے کمپنی ہذا سے طلب فرمائیں۔

ملک بشارت احمد منیجر اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

● تیج گاؤں۔ ۲۹ مارچ۔ وزیر داخلہ و امور کشمیر خان حبیب اللہ خان نے کل یہاں انکشاف کیا کہ جموں و کشمیر میں جنگ بندی کے معاہدہ کے بعد یکم جنوری ۱۹۴۹ء سے ۱۲ دسمبر ۱۹۶۲ء تک کے عرصہ میں بھارت نے جنگ بندی لائن کی ۲۰۸۵ بار خلاف ورزی کی۔ وزیر داخلہ قومی اسمبلی کے وقفۂ سوالات میں مسٹر ذوالفقار علی بخاری کے ایک سوال کے جواب دے رہے تھے۔

وزیر امور کشمیر نے کہا کہ خلاف ورزیوں کی یہ تعداد ان شکایات کے مطابق ہے جو پاکستان کی طرف سے اقوام متحدہ کے فوجی مبصرین کے گروپ برائے پاک و ہند کے پاس درج کرائی گئیں اور جنہیں اقوام متحدہ کے مبصر اعلیٰ نے درست قرار دیا۔ آپ نے مزید بتایا کہ بھارت نے خط متارکہ جنگ کے دونوں جانب پانچ سو گز کے غیر فوجی علاقہ کی آبادی کو بے دخل کرنے کی مہم چلا رکھی ہے۔

● انقرہ۔ ۲۹ مارچ۔ حکومت ترکیہ نے سابق صدر جلال بایار کو جنہیں خرابیٔ صحت کی بناء پر حال ہی میں چھ ماہ کے لئے رہا کیا گیا تھا۔ کل پھر گرفتار کر لیا انہیں انقرہ کے ایک ہسپتال میں رکھا گیا ہے جہاں وہ صحت مند ہو جانے تک عمر قید کی سزا کاٹیں گے۔ کل رات آٹھ بجے ترکیہ کی کابینہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں سابق صدر جلال بایار کو خرابیٔ صحت کے بعد سیاسی اوردان کی حمایت اور مخالفت میں مظاہروں سے پیدا شدہ صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔ فوج اور پولیس نے نصف شب کے قریب اس عمارت کو گھیر لیا جس میں سابق صدر اپنے بھتیجے کے پاس مقیم تھے۔ جلال بایار کو حکومت کے فیصلہ کے بارے میں مطلع کیا گیا اور پھر انہیں پولیس کے پہرہ میں علاقہ حیدر پاشا کے ایک ہسپتال لے جایا گیا۔

● سرگودھا۔ ۲۹ مارچ۔ مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خاں نے کل اعلان کیا ہے کہ صوبائی حکومت ان افراد کی املاک کی تحقیقات کرائے گی جو سرکاری ٹیکس ادا نہیں کرتے رہے ہیں۔ اور اس طرح انہوں نے بڑی دولت جمع کر لی ہے۔

● عمان۔ ۲۹ مارچ۔ ریڈیو عمان نے اردن کے وزیراعظم وصفی التل کے مستعفی ہونے کے چند ہی گھنٹے بعد وزیراعظم سمیر الرفاعی کی قیادت میں ایک نئی حکومت کی تشکیل کا اعلان کر دیا۔ نئی کابینہ نے جس میں تیرہ وزراء ہیں۔ کل حلف اٹھایا سمیر الرفاعی ملک کے وزیر دفاع بھی ہوں گے سابق وزیراعظم وصفی التل نے جنوری ۱۹۶۲ء میں اپنی حکومت کی تشکیل کی تھی اور پھر گزشتہ دسمبر میں اس میں کچھ تبدیلیاں کی تھیں۔ وصفی التل کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ صدر جمال ناصر کے سخت دشمن ہیں سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ وصفی التل نے اردن اور آزاد عرب ممالک میں قریبی تعاون کے لئے راہ ہموار کرنے کی خاطر استعفا دیا ہے۔

● نائیس۔ ۲۹ مارچ۔ سعودی عرب کے شاہ سعود کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔ آسٹریلیا کے دو ڈاکٹر جو ان کے معائنہ کے لئے آئے ہوئے تھے کل یہاں سے روانہ ہو گئے شاہی پارٹی کے ترجمان نے بتایا ہے کہ شاہ سعود پہلے کی نسبت بہت بہتر ہیں۔ شاہ کے خاص معالج نے کہا کہ ان کی حالت تشویشناک نہیں ہے۔ شاہ سعود بیماری کے باوجود اپنے سرکاری امور انجام دے رہے ہیں ان کی بیماری کے بارے میں بہت کم تفاصیل ظاہر کی گئی ہیں

● لاہور۔ ۲۹ مارچ۔ پاک و ہند کے مشہور طبیب حکیم محمود علی ماہر کل صبح حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ حکیم محمود علی خاں ماہر سعودی عرب کے مرحوم حکمران شاہ عبدالعزیز ابن سعود کے ذاتی معالج تھے اور اب سعودی عرب کے شاہی اطباء میں شمار ہوتے تھے۔

ڈین پاسر (بالی)، ۲۹ مارچ۔ وزیر سماجی بہبود مسز ادسیاہ سار جونو نے کل یہاں اخبار نویسوں کو بتایا کہ مشرقی بالی میں گرم لاوا بہنے کے باعث تیس ہزار افراد باقی دنیا سے کٹ گئے ہیں۔ مسز سار جونو اگونگ پہاڑ کے فضائی دورہ سے لوٹی تھیں انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ اس دس ہزار فٹ بلند پہاڑ میں اب بھی دھواں اور لاوا نکل رہا ہے جس سے قریباً ایک لاکھ ۸۹ ہزار ایکڑ رقبہ تباہ ہو چکا ہے

خدام سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا خطاب

(بقیہ صفحہ اول)

تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو منصور احمد صاحب نے کی۔ ازاں بعد ماسٹر عبدالکریم صاحب ٹیلر نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظم "نوجوانوں سے خطاب" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مشتاق احمد صاحب طاہر نائب زعیم حلقہ دارالرحمت شرقی نے ٹورنامنٹ کے کوائف سے متعلق رپورٹ پڑھ کر سنائی۔

بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔

انعامات تقسیم فرمانے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے خطاب کرتے ہوئے علی الخصوص ربوہ کے خدام کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا دنیا میں صرف اور صرف زندہ قومیں ہی ترقی کرتی ہیں وہ اپنے کام سے ہر آن اپنی زندگی کا ثبوت دیتی چلی جاتی ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے مقصد کو پا لیتی ہیں اور اس طرح اپنے وجود کی علت غائی کو پورا کر دکھاتی ہیں۔ یہ ایک بنیادی اصول ہے کہ جب تک کسی قوم کے نوجوان مقررہ نصب العین کے حصول کے لئے قربانیاں پیش نہ کریں اس وقت تک وہ قوم اپنی زندگی کا ثبوت نہیں دے سکتی۔ جو قوم بھی دنیا میں نام پیدا کرنا چاہتی ہے وہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کر اور گھر کی چار دیواری میں بیٹھ کر نام پیدا نہیں کر سکتی اسے اپنی خواہشات اپنے آرام اور اپنے جذبات قربان کرنے پڑتے ہیں۔ اپنا سکھ چین اور آرام قربان کرنا پڑتا ہے۔ مرد میدان بن کر کارہائے نمایاں سر انجام دینے پڑتے ہیں۔ تب جا کر وہ مرحلہ آتا ہے کہ کامیابیاں اور کامرانیاں اس کے قدم چومتی ہیں یہ کبھی نہیں ہوتا کہ اس قوم کے افراد تنکا بھی نہ توڑیں اور پھر بھی وہ دنیا میں ترقی کرتی چلی جائے۔ پھر علی الخصوص اس قوم کے نوجوانوں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ہر ممکن قربانی دے کر ان ذمہ داریوں کو ادا کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کام کا اصل زمانہ نوجوانی کا ہی زمانہ ہوتا ہے۔ یہ زمانہ ایک درخت کی اس حالت کے مشابہ ہوتا ہے کہ جب اس میں پھل پیدا کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کی تنظیم اسی لئے قائم فرمائی ہے کہ احمدی نوجوان دین پر عمل پیرا ہو کر اپنے آپ کو ایسے اوصاف سے متصف کریں۔ کہ وہ ایک پھلدار درخت بن سکیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے خدام کو غلبۂ اسلام کے ضمن میں ان کی اہم ذمہ داریاں یاد دلاتے ہوئے فرمایا۔ آپ لوگ سوچیں اور غور کریں کہ آپ میں وہ کونسی بات ہے جس سے آپ کا فی الواقعہ جوان ہونا اور بحیثیت قوم زندہ ہونا ثابت ہو سکے۔ ایک خدائی جماعت کا فرد ہونے کی حیثیت میں جسے خدا نے ساری دنیا کو اسلام کا حلقہ بگوش بنانے کے لئے قائم فرمایا ہے آخر آپ میں کوئی تو بات ایسی ہونی چاہیئے جس سے آپ میں زندگی کا ثبوت مل سکے۔ اس کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ آپ اپنے اندر خدمتِ دین کا ایک ایسا جوش اور ایسی قوت عمل پیدا کریں اور اسلام کے احیاء اور اس کی ترقی کے لئے ایسی بے نظیر قربانیاں پیش کریں کہ جس سے یہ ظاہر ہو سکے کہ آپ ایک زندہ قوم کے افراد ہیں۔ زندگی کا یہ دور جس میں سے آپ گزر رہے ہیں اس زندگی کی قدر و قیمت کو پہچانیں اور ثابت کر دکھائیں کہ آپ اس ثمردار پودے کی طرح ہیں جس کے شیریں پھل دوسروں کو زندگی سے ہمکنار کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔

آپ نے فرمایا ہمارا اصل کام دنیا میں اسلام کو سربلند کرنا ہے اور اس میں کامیابی کا اصل ذریعہ محبت الٰہی کا حصول ہے۔ ہمارا جو کام بھی ہو اسی نقطۂ نظر سے ہونا چاہیئے حتیٰ کہ اگر ہم کھیل بھی کھیلیں تو اس میں اسی غرض کا نمایاں ہونا ضروری ہے۔ کھیل کھیلیں تو اس میں بھی نام پیدا کر دکھائیں اور ایسا نام پیدا کر دکھائیں کہ جو دنیا میں اسلام کی شہرت اور نیک نامی کا موجب ہو۔

آپ کی اس پُر اثر تقریر کے بعد مکرم چوہدری محمد شریف صاحب زعیم حلقہ دارالرحمت شرقی نے جملہ حاضرین اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷